ماڈیول نمبر1 — **سبق نمبر 7 : بھارت ماتا**

سبق نمبر	سبق کا نام	زبان کی مہارتیں				زندگی کی مہارتیں
		سننا/ بولنا	پڑھنا	لکھنا	اصناف/قواعد/صنائع بدائع/ اسلوب	سرگرمیاں/ عملی کام
7	بھات ماتا	• نئے الفاظ کو اپنی گفتگو میں استعمال • اشعار یاد کرنا	مصرعوں کو موزونیت اور آہنگ کے ساتھ پڑھنا	اشعار کی تفہیم کے بعد نظم کی تشریح اور سوالات کے جوابات	• جمیل مظہری • تکرارِلفظی	• نظم سرائی (انفرادی اور اجتماعی) • حب الوطنی کی نظمیں تلاش کر کے لکھنا

شاعر کا مختصر تعارف

- سید کاظم علی عرف جمیل مظہری 1904 میں پٹنہ میں پیدا ہوئے۔ صحافت کے میدان میں قدم رکھا۔ بعد میں مختلف سرکاری اور غیر سرکاری عہدوں پر کام کیا۔ پٹنہ یونیورسٹی کے شعبۂ اردو میں پروفیسر مقرر ہوئے۔ 23/ جولائی 1980 کو انتقال ہوا۔
- جمیل مظہری کی شاعری پر رومانی اثرات غالب ہیں۔ جذبات نگاری، تصویرکشی اور ماحول آفرینی میں انھیں کمال حاصل تھا۔ زبان پر قدرت رکھتے تھے۔

سمجھنے کی باتیں/مرکزی خیال

- یہ نظم ہندوستان کے بارے میں ہے۔ ہریالی، پھولوں کی وادیاں، پھلوں کے درخت، شہد اور دودھ کی فراوانی، پانی کے چشمے، کوئل کی کوک اور آم کی خوشبو وغیرہ نے شاعر کو متاثر کیا۔ اس نے اپنے وطن کی عظمت کا بیان کرتے ہوئے ان خصوصیات کو نظم کا روپ دیا ہے۔

نظم کا مفہوم

- **پہلا حصہ** : ماتا پیاری ماتا .... تو کتنی پیاری ماتا
- شاعر نے بھارت کو ''ماں'' سے تشبیہ دی ہے۔ اس کے خیال میں وطن بھی ماں کی طرح عظیم اور قابلِ تعظیم ہے۔ وہ کہتا ہے کہ اے پیاری ماتا! تجھ پر خدا کی رحمت ہو۔ تو بہت ہی خوبصورت ہے۔ ہر طرف ہریالی ہی ہریالی نظر آتی ہے۔ فضا بہت ہی حسین اور پُرکشش ہے۔ جب ہوا چلتی ہے تو ہر طرف پھول کھل اٹھتے ہیں۔ بارش ہوتی ہے تو ندی، نالے اور چشمے پانی سے بھر جاتے ہیں۔ ہمارے کھیت اور باغات ہرے بھرے ہو جاتے ہیں، ان میں خوب فصل اگتی ہے۔ جس طرح جنت میں شہد اور دودھ کی نہریں ہوں گی، پھل اور باغات ہوں گے، اسی طرح ہندوستان کی گود ان ساری نعمتوں س بھری ہوئی ہے اور جنت کا منظر پیش کر رہی ہے۔
- اے ماں! دوشیزہ کے کنگن اور چوڑی کی جھنا جھن کی آوازوں میں، میرے دل کی دھڑکن اور اس کے ہر نغمے میں تیرا ہی نام ہے کہ تو کتنی پیاری اور دلکش ہے۔

دوسرا حصہ : چاندنی راتوں کے جلوے میں .... پیاری ماتا پیاری ماتا

- اس حصے میں شاعر نے چاندنی رات کے حسن اور دلکشی کی منظرکشی کی ہے۔ چاندنی راتوں کے خوبصورت جلوے، بندرابن کی پُرسکون

خاموشی، آسمان میں تاروں کی انجمن کا سجنا، ایسے منظر ہیں کہ دل کی بانسری خود بخود بجنے لگتی ہے اور شاعر نغمے بکھیرنے پر مجبور ہوتا ہے۔ ان منظروں سے کوئل بھی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ پاتی۔ آدھی رات کو جب ہر طرف خاموشی چھائی رہتی ہے اور فضا میں آم کی بھینی بھینی خوشبو پھیلتی ہے، تو کوئل بے اختیار ہو کر گانے لگتی ہے اور ہر طرف کُو کُو کی آواز سنائی دیتی ہے۔

- اے بھارت ماتا! تو کتنی پیاری ہے۔ ساری دنیا تیرے گیت گاتی ہے۔ تجھے دعائیں دیتی ہے۔ ایسے میں ہم تجھے کیسے نہ یاد کریں، تیرا گُن کس طرح نہ گائیں۔

خاص باتیں

- سبھا، ہردے، بنسی اور جگ ہندی کے الفاظ ہیں جن کو شاعر نے بہت خوبصورتی کے ساتھ اس نظم میں برتنے کی کامیاب کوشش کی ہے۔
- شاعر نے ہندوستان کی خوبصورتی اور اس کے حسن کو اُجاگر کرنے کے لیے تشبیہ، استعارہ اور کسی قدر مبالغہ سے بھی کام لیا ہے۔
- بھارت کے قدرتی مناظر کی بہت خوبصورت منظرکشی کی گئی ہے۔
- بھارت کی ہریالی اور اس میں پھیلے ہوئے سبزہ زاروں کو شاعر نے ''دھانی آنچل'' سے تشبیہ دی ہے۔
- نظم ایک روانی کے ساتھ آگے بڑھتی ہے۔ کسی قسم کی رکاوٹ کا احساس نہیں ہوتا۔
- شاعر کا اندازِ بیان بہت موثر اور دلکش ہے۔ اس نظم میں ہندوستانی رنگ اور آہنگ کے لیے اردو اور ہندی کے آسان الفاظ کا استعمال کیا گیا ہے۔

اپنی جانچ آپ کیجیے:

1۔ متن پر مبنی سوال

- صحیح جواب پر ''✓'' کا نشان لگائیے:
- تکرارِ لفظی کیا ہے؟

(i) ایک لفظ کو شعر یا نثر میں دوبارا استعمال کرنا
(ii) ایک لفظ کو تین بار استعمال کرنا
(iii) ایک لفظ کو بار بار استعمال کرنا

- خالی جگہوں کو دیے گیے لفظوں کی مدد سے پُر کریں۔

(i) چاندنی راتوں کے .... حلوے/جلوے
(ii) بندرابن کے .... میں سنّاٹے/زنّاٹے
(ii) جب .... کی سبھا سجتی ہے تاروں/غاروں
(iv) ہردے کی .... بجتی ہے گھنٹی/بنسی
(v) آدھی رات کو .... کوئل کالی/لالی
(vi) موسم کی .... کوئل متوالی/ہریالی

2۔ مختصر جواب والا سوال

- شاعر نے بھارت کو جنت کی بہاروں سے کیوں تشبیہ دی ہے؟

3۔ طویل والا جواب

- اس نظم میں شاعر نے بھارت کی خوبصورتی کا نقشہ کس طرح کھینچا ہے؟